بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم شریف پڑھنے کے بعد پیسے لینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ختم شریف کے بعد اگر گھر والے قاری صاحب کو کچھ رقم دیں، تو اس کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

قرآنِ مجید کی تلاوت پر اجرت لینا ناجائز و حرام ہے، البتہ! بطورِ ہبہ، صلہ یا احسان دی جانے والی رقم لینا جائز ہے۔ تاہم! یہ جاننا ضروری ہے کہ ختمِ شریف کے بعد قاری صاحب کو دی جانے والی رقم کب اجرت شمار ہوگی اور کب ہبہ و صلہ۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ: اگر پہلے سے یہ طے ہو کہ قرآنِ مجید پڑھنے کے بدلے اتنی رقم دی جائے گی، یا اگرچہ صراحتاً طے نہ ہوا ہو، لیکن وہاں عرف و رواج یہی ہو کہ ختمِ قرآن کے بعد قاری صاحب کو رقم دی جاتی ہے، اور اس صورت میں پہلے صراحتاً لین دین کی نفی نہیں کی گئی تھی، تو ایسی رقم اجرت کے حکم میں ہوگی، لہٰذا اس کا لینا ناجائز و حرام ہوگا۔ البتہ! اگر نہ پہلے سے کوئی معاہدہ ہوا ہو، اور نہ ہی وہاں ایسا کوئی عرف موجود ہو، یا عرف تو ہو لیکن قاری صاحب پہلے ہی واضح طور پر یہ کہہ دیں کہ ہم تلاوت پر کوئی رقم وغیرہ نہیں لیں گے، اور صاحب خانہ قبول کر لیں، پھر اس کے باوجود اگر صاحب خانہ، خوش دلی سے بطورِ ہدیہ، صلہ یا احسان کچھ رقم پیش کرے، تو وہ اجرت نہیں، بلکہ ہبہ و صلہ شمار ہوگی، جس کا لینا جائز ہے، بلکہ دینے والے کے لیے باعثِ ثواب بھی ہے۔

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "اصل یہ ہے کہ طاعت و عبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیم قرآن عظیم و علومِ دین و اذان و امامت و غیرہا معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری و مجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے اور تلاوتِ قرآن عظیم بغرض ایصال ثواب ضرور منجملہ عبادات و طاعت ہیں، تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام و محذور۔ ۔ اور اجارہ جس طرح صریح عقد زبان سے ہوتا ہے، عرفاً شرط معروف و معہود سے بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا، مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا، وہ سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا، انہوں نے اس طور پر پڑھا، انہوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہو گیا اور اب دو وجہ سے حرام ہوا: (1) ایک تو طاعت پر اجارہ یہ خود حرام، (2) دوسرے اجرت اگر عرفاً معین نہیں، تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔ ۔ ۔ ۔ پس اگر قرارداد کچھ نہ ہو، نہ وہاں لین دین معہود ہوتا ہو، تو بعد کو بطور صلہ و حسن سلوک کچھ دے دینا جائز بلکہ حسن ہوتا، ۔ ۔ ۔ مگر جبکہ اس طریقہ کا وہاں عام رواج ہے، تو صورت ثانیہ میں داخل ہو کر حرام محض ہے، اب اس کے حلال ہونے کے دو طریقے ہیں: اول یہ کہ قبل قراءت پڑھنے والے صراحۃً کہہ دیں کہ ہم کچھ نہ لیں گے، پڑھوانے والے

صاف انکار کردیں کہ تمھیں کچھ نہ دیا جائے گا۔ اس شرط کے بعد وہ پڑھیں اور پھر پڑھوانے والے بطور صلہ جو چاہیں دے دیں یہ لینا دینا حلال ہوگا۔"(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ486تا488، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی اجملیہ میں ہے "تلاوتِ قرآن کریم پر اجرت لینا اور دینا بالکل ناجائز ہے۔ اسی طرح جس مقام کے عرف میں اس پر لیا دیا جاتا ہے، تو حسبِ دستور تلاوت پر لینا اور دینا بھی ناجائز ہے، ہاں جہاں نہ ایسا عرف ورواج ہو، نہ دینے والا اور نہ لینے والا بہ نیتِ اجرت لیتے، دیتے ہوں، تو وہاں صدقہ وصلہ ہے، اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں۔" (فتاوی اجملیہ، جلد2، صفحہ620، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5285

تاریخ اجراء: 24صفر المظفر1448ھ/08اگست2026ء